

محمد شفیق ربانی
 صلحہ باہر سنیہ لیسٹ آف

آج نہیں تو کبھی نہیں

مزاج اور رویے کے باعث اہم چیزوں کو غیر اہم امور کے مقابلے میں موخر کرنے کے عمل کو تسامل یا ٹال مٹول کہتے ہیں۔ انگریزی میں اس کے لیے پروکرسٹینیٹیشن Procrastination کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور یہ تسامل، ست روی، ٹال مٹول، تاخیر اور پھر کبھی ہمارے دشمن اور ہمارے مستقبل کے لیے انتہائی تباہ کن ہیں۔ یہ نشہ آور چیزوں سے زیادہ نقصان دہ ہیں۔ جو شخص نشہ کرتا ہے وہ معاشرے سے کافی حد تک کٹ جاتا ہے۔ مگر تسامل اور ست روی کا شکار فرد معاشرے میں شامل رہ کر معاشرے کو نقصان پہنچاتا ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ ٹال مٹول شیطان کا شعار ہے۔ جس کو وہ مسلمانوں کے دلوں میں بٹھاتا ہے۔ امام ابن جوزی فرماتے ہیں کہ عمر کی سانسوں میں سے ہر سانس ایک نفیس جو ہر ہے۔ جس کا معاوضہ کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔

ہماری زندگی میں کل (آئندہ آنے والا دن یا زمانہ) کا لفظ بھی ایک دھوکا ہے جو انسان کو وقت ضائع کرنے کی شرم اور افسوس سے بچاتا رہتا ہے۔ انسان کی زبان میں کوئی لفظ ایسا نہیں جو کل کے لفظ کی طرح اتنے گناہوں، اتنی حماقتوں، اتنی وعدہ خلافیوں، اتنی بے جا امیدوں، اتنی غفلتوں، اتنی بے پرواہیوں اور اتنی برباد ہونے والی زندگیوں کے لیے جواب دہ ہو۔ کیوں کہ اس کی آنے والی کل کبھی نہیں آتی۔

داناؤں کے رجسٹروں میں کل کا لفظ نہیں ملتا۔ البتہ بے وقوفوں کی جنتریوں میں یہ بکثرت مل سکتا ہے۔ تسامل ایک غیر محسوس بیماری اور خود ملامتی سے بھرپور نشہ ہے۔ اس سے انسان لذت لیتا ہے۔ یہ

انفرادی مرض بھی ہے معاشرتی بھی اور قومی بھی اور اس کے اثرات بھی سخت ہیں۔ دنیا میں دو چیزوں کے وقت کا پتہ نہیں چلتا ہے۔ ایک تو یہ کہ رات کو نیند کب آئی دوسرے کسی قوم کا زوال کب شروع ہوا۔ یہ اس قوم کو پتہ نہیں چلتا۔ البتہ اس کے نقصانات آئندہ نسلوں کو پہنچتے ہیں۔

یہ قومی بیماری زوال کی علامت نہیں تو اور کیا ہے۔ یہ بیماری اور نشہ ہیروئن اور افیون سے کچھ کم نہیں ہے۔ اپنی ذات کا جائزہ لیجیے پھر اپنے گھر کا پھر اپنے ادارے معاشرے بلدیاتی صوبائی اور وفاقی حکومت کا ہر سطح پر ہمیں اور آپ کو تساہل اور ست روی کا سامنا ہے۔

سونامی کا طوفان تو سمندر کے اندر اٹھ کر ساحلی علاقوں کو تباہ کرتا ہے لیکن یہ سستی اور کاہلی کا سیلاب اور طوفان کسی دریا اور سمندر کا محتاج نہیں ہے۔ یہ قوموں کے اندر ابھرتا ہے اور غیر محسوس طریقے سے پوری قوم کو لے ڈوبتا ہے اور اس تساہل کی یہ غلطی آخری عمر میں آپ کو احساس دلانے گی۔

لمحوں نے غلطی کی صدیوں نے سزا پائی

کچھ لوگ باصلاحیت اور ہنرمند ہوتے ہیں۔ مگر اپنی زندگی کا نصب العین اور مقاصد کا تعین نہیں کرتے۔ کھلی آنکھوں سے کامیابی کے خواب دیکھتے ہیں اور تصورات میں ہی لطف لیتے رہتے ہیں۔ مگر عمل کی دنیا میں سستی اور کاہلی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ بیماری ان کے لیے اور ان کی ترقی و کامیابی کے لیے بہت سی مشکلات پیدا کر دیتی ہے۔ تساہل کے معاملے میں عذرات سے مطمئن کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ انسان اپنی غلطیوں کو تسلیم کرنے کے باوجود اپنے آپ کو پھر بھی حق پر سمجھتا ہے۔

کام کرنے کے لیے مناسب ساز و سامان نہیں ہے۔ تحریری کام تو عموماً نیلے رنگ کی روشنائی سے کرتے ہیں۔ میرے پاس تو سیاہ روشنائی کا قلم تھا۔ اس لیے کام نہیں ہو سکا۔ بس میں تو جانوروں کی طرح بٹھاتے ہیں جبکہ رکتہ عیس کی ہڑتال تھی اس لیے کام نہیں ہو سکا۔ کافی دیر سے کام کر رہا ہوں بس آرام کی ضرورت ہے۔ قوت محرکہ کی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر کام نہیں کر سکتا۔ یہ تو ہفتے کے آخری ایام ہیں اب اس ہفتے میں کام کی ابتداء کا کیا فائدہ۔ پوچھا کیوں جائے حالانکہ جواب تو ہمیں پتہ ہے مذہبی میں ہوگا۔

سستی اور کاہلی اور ہم تساہل کیوں کرتے ہیں۔ ہمارے اجتماعی مزاج میں تساہل کی وجوہات اور

عناصر کے جائزے کی ضرورت ہے۔ ناکامی میں خوف۔ یہ خوف ہمیں تباہ کر دیتا ہے۔ زندگی کا ایک عظیم مقابلہ ہے؛ جس میں کروڑوں افراد ہم سے بہتر ہیں اور ہم کروڑوں افراد سے بہتر ہیں۔ مقابلے سے فرار کیوں اختیار کریں؟ صرف اتنی جرات ہونی چاہیے کہ ہم اپنی غلطی تسلیم کریں۔ ہم ہر کام خود کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ناگزیر ہیں؛ جب تک کام خود نہیں کریں گے کام نہیں ہوگا۔ یہ تصور غلط ہے؛ ہمیں اپنے ماتحت افراد کو تیار کرنا ہوگا۔

تسائل کے بارے میں علاج حقائق، احساس اور مشورے جن میں چند حقائق یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان اپنے آپ کو بڑی آسانی کے ساتھ مطمئن کر لیتا ہے اور انتہائی اہم امور سے فرار کے لیے ہزاروں بہانے تلاش کر لیتا ہے۔ پھر شخصی عناصر سے ہم ست اور کاہل ہوتے ہیں۔ یہ تسائل انسانی زندگی میں مادی طور پر تو نقصان دہ ہے مگر دین کے معاملے میں یہ تسائل بعض اوقات نفاق کی حدود تک لے جاتا ہے۔ نمازوں کے معاملے میں تسائل تو منافقوں کی علامات میں سے ایک ہے۔ تسائل ایک ایسا مرض ہے جس کا علاج محض تصور کرنے سے نہیں ہوگا؛ بلکہ نفس کے خلاف ایک جہاد ہے جو کرنا ہوگا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ڈرتا ہے وہ شروع رات میں چل دیتا ہے۔ وہ عافیت کے ساتھ اپنی منزل پر پہنچ جاتا ہے۔ یاد رکھو اللہ کا سوا سستا نہیں؛ بہت مہنگا اور قیمتی ہے۔ یاد رکھو اللہ کا سوا جنت ہے۔ (ترمذی)

دوسری حدیث میں فرمایا حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مومن میں پیدائشی طور پر ساری خصلتیں ہو سکتی ہیں (خواہ اچھی ہوں یا بری) البتہ خیانت اور جھوٹ نہیں ہو سکتی۔ (مسند احمد)

اس بات کی کوشش کریں کہ آپ کا آج اچھا خوشگوار اور گزشتہ کل سے بہتر ہو اور آپ کی تربیت بھی اس انداز سے ہو کہ ہر آنے والا لمحہ گزشتہ لمحے سے بہتر ہو اور ہر آنے والا دن گزشتہ دن سے بہتر ہو۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛ وہ شخص تباہ ہو گیا جس کے دو دن کارکردگی کے لحاظ سے ایک جیسے رہے۔ جو کام بھی کریں؛ اس میں توازن نہ تو اترا اور تسلسل ضرور برقرار رکھیے۔ کبھی چھوٹی سی کامیابی کے

بعد خرگوش کی طرح مطمئن مت ہو جائیے، ورنہ پکھوا اپنے مسلسل عمل سے آگے نکل جائے گا۔ روز کا کام توازن اور اعتدال کے ساتھ کیجیے۔

مشہور ماہر انتظامیات پیٹر ڈر کر کی تجویز ہے کہ اپنے کاموں اور معاملات کی فہرست کم کیجیے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ لوگ اپنی انا کی غیر ضروری تسکین کے لیے اپنی ہمت اور قوت سے زیادہ بوجھ اٹھا لیتے ہیں اور ناکامی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ سورۃ بقرہ کی آخری آیت میں اپنے اوپر پہلی اُمتوں کی طرح بوجھ نہ ڈالنے کی دعا کی گئی ہے۔

لہذا ضروری ہے کہ کام سے پہلے مقصد اور منزل کا تعین کر لیں اور پھر اس کام کو کرنے کی حدود اور وقت بھی متعین کر لیں اور اگر ایسا نہیں کیا تو کام کبھی ختم نہ ہوگا۔ بظاہر دنیا بہت مشکل ہے۔ آپ کو تھکا دینے والی اور آپ میں احساس کمتری پیدا کرنے والی ہے۔ مگر آپ اپنے نیک مقاصد کے حصول کے لیے اپنی منفی سوچ کو ترک کر دیجیے۔ کوئی کام کرنا ہے تو اس کے بارے میں مکمل تیاری کرتے ہوئے آگے بڑھیے جس طرح پانی اپنا راستہ خود تلاش کرتا ہے۔ حالانکہ انسان کے جسم میں نسبتاً پانی زیادہ ہے۔

عموماً کوشش کیجیے کہ اپنے آپ کو صبح کے وقت اس انداز سے تیار کریں کہ آپ ایک مؤثر مستعد منظم اور مفید فرد ہیں اور آپ اپنے مقاصد حاصل کرنے والے فرد ہیں۔ چھوٹے چھوٹے اوقات کو استعمال کرنے کی کوشش کیجیے۔ اپنے بہترین اوقات کا جائزہ لیجیے۔ جن اوقات میں آپ بہت مستعدی کے ساتھ کام کر سکتے ہیں، بس ان اوقات میں اچھائی اہم کام کیجیے۔ فجر کے بعد سو کر اس سنہری وقت کو ضائع نہ کریں۔ صبح کا سونا تنگ دتی لاتا ہے۔ اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اللہ میری اُمت کے لیے صبح کے اوقات میں برکت عطا فرما۔ (ترمذی)

لہذا کہتے ہیں کہ سوتے کو جگانا آسان ہے۔ جاگتے کو جگانا مشکل ہے۔ کبھی بھی اچھے حالات کی توقع میں کام کو ملتوی مت کیجیے۔ ناکامی اور اندھیرے سے مت گھبرائیں، ستارے اندھیرے ہی میں چمکتے ہیں۔ بقول فرانس بیکن ”میں نے دنیا کے عظیم انسانوں کو جموں پتروں سے نکلنے ہوئے دیکھا ہے۔ ناکامی سے مایوس مت ہوں کیونکہ تیرا رنگ چیونٹی کی بار بار ناکامی ہی سے کامیابی کے درازے آشنا ہوا تھا۔“ (بانی ص 31)